السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے لیے ایک مسلمان شخص کا رشتہ آیا ہے جس کی عمر مجھ سے بیس برس زیادہ ہے اس کی پہلے بھی ایک بیوی ہے جو ابھی تک اس کے پاس ہے۔ اس شخص نے میری زندگی میں بہت زیادہ تعاون کیا اور اسلامی راستے کی رہنمائی کی ہے۔ میرے والدین بھی مسلمان ہیں لیکن انہوں نے مجھے نہ نماز، نہ روزہ اور نہ ہی زکواۃ کے بارے میں کچھ بتایا اور نہ ہی تعلیم دی۔

یہ شخص مجھ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے لیکن اس میں دو بیویوں کے اخرجات برداشت کرنے کی طاقت نہیں اس نے اس مشکل کے بارے میں کچھ لوگوں سے دریافت کیا تو کچھ نے شادی کر لینے کی رائے دی اور کچھ نے نہ کرنے کی، میں اس شخص کا بہت زیادہ احترام کرتی ہوں لیکن مجھے یہ یقین نہیں کہ میں اس کے ساتھ زندگی گزار سکوں گی کہ نہیں۔ اس کے بارے میں آپ ہی کچھ نصیحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے مرد پر دوسری شادی کرنے سے قبل جو اشیاء لازم کی ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ نان ونفقہ رہائش اور بیویوں کے پاس رات بسر کرنے میں عدل وانصاف سے کام لے سکتا ہو۔ اگر اسے علم میں ہو کہ وہ بیویوں کے درمیان ان اشیاء میں عدل وانصاف نہیں کر سکتا یا اس کا ظن غالب بھی یہی ہو کہ وہ انصاف نہیں کر سکے گا تو اس کے لیے دوسری شادی کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

"اور اگر تمھیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے ان میں عدل وانصاف نہیں کر سکو گے تو اور عورتوں سے جو بھی تمھیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو تین تین چار چار سے لیکن اگر تمھیں عدل وانصاف اور برابری نہ کر سکنے کا خدشہ ہو تو ایک کافی ہے۔ یا پھر تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک جانے سے بچ جاؤ۔" (النساء: 3)

امام مجاہد کہتے ہیں کہ :

"تم جان بوجھ کر برا سلوک کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ تقسیم اور نان نفقہ میں برابری اور انصاف کا التزام کرو کیونکہ اس چیز میں انسان استطاعت رکھتا ہے۔" (دیکھئے۔ تفسیر قرطبی (5/407)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے بیویوں کے درمیان نان ونفقہ اور لباس میں برابری اور عدل سے کام لینا مسنون ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی بیویوں کے درمیان نان ونفقہ اور تقسیم میں عدل وانصاف کیا کرتے تھے۔" (مجموع الفتاویٰ (32/269)

حافظ ابن قیم رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ : ۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے درمیان رات بسر کرنے نان ونفقہ اور رہائش وغیرہ میں عدل وانصاف اور برابری کیا کرتے تھے اور اس (یعنی محبت اور جماع) میں برابری واجب نہیں کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا انسان مالک نہیں۔" (زاد المعاد (1/151)

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ :

"جب خاوند اپنی بیویوں میں سے ہر ایک نان ونفقہ، لباس اور رہائش مہیا کر دے تو اس کے بعد میلان قلب اور محبت یا پھر کسی کو تحفہ وغیرہ دینے میں اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔" (فتح الباری (9/391)

جو شخص دوسری شادی کرنا چاہے اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ کچھ واجب کیا ہے اگر وہ شخص اس پر قادر ہے تو پھر اس سے دوسری شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو ہماری یہ نصیحت ہے کہ آپ اس سے شادی نہ کریں بلکہ اصل میں اس کے لیے دوسری شادی کرنا جائز ہی نہیں۔

آپ نے جو کہا ہے کہ "وہ دونوں بیویوں کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا" تو اگر وہ شخص صاحب دین اور اچھے اخلاق کا مالک ہے اور آپ تنگی اور فقر پر صبر وتحمل کر سکتی ہیں تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ شادی کرنے والے فقیر شخص سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ جیسا کہ فرمایا:

"اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔" (النور: 32)

حتیٰ کہ کچھ سلف حضرات تو اس آیت پر عمل کرتے ہوئے صرف روزی کے حصول کے لیے شادی کیا کرتے تھے لیکن اگر آپ دیکھیں کہ فقر اور تنگ دستی پر آپ صبر نہیں کر سکتیں تو اس سے شادی کرنے سے انکار میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی کا پیغام دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے انہیں شادی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا کہ وہ تنگ دست ہے اور اس کے

پاس مال ہی نہیں۔ (مسلم (1480) کتاب الطلاق باب المطلقہ ثلاثا لا نفقہ لھا) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص408

محدث فتویٰ